سوال

(45) بنک سے قرضہ لیکر بنائی ہوئی مسجد میں نماز جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کارڈف سے محمد دین صاحب لکھتے ہیں۔ یہاں کارڈف شہر میں پہلے سے تین مسجدیں منظور شدہ ہیں لیکن ہمارے اس علاقے میں مسجد کی ضرورت تھی چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر قریباً ساڑھے تین سال سے ایک مکان کو مسجد میں تبدیل کرکے اس میں عبادت کی جارہی ہے لیکن اب تک اس کی بحیثیت مسجد منظوری نہیں ملی۔ چنانچہ یہاں کی مسلم ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی آف ویلز نے قریباً ایک سال پشتر مسجد کے لئے ایک بڑی جگہ کا ۵۱ ہزار پونڈ میں سودا کیا۔ سودا کرتے وقت یو ایم او نے پوری عمارت کی رقم بطور قرض حسنہ دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس امید پر سوسائٹی مذکورہ نے عمارت کا دس فی صد بیعانہ قریباً چھ ہزار پونڈ ادا کردیا اور باقی رقم کا یو۔ ایم۔ او کی طرف سے انتظار کرنے لگے۔ عین موقع پر جب بقایا قیمت کی ادائیگی کا وقت آیا تو یو۔ ایم۔ او نے اپنی مجبوریاں ظاہر کرکے مدد کرنے سے انکار کردیا۔ چنانچہ سوسائٹی مذکور نے ممبران سے صلاح ومشورہ کرکے میٹنگ بلائی جس میں ممبران کی اکثریت نے سود پر رقم لینے سے منع کیا اور یہ تجویز پیش کی کہ سود پر رقم لینے سے چھ ہزار بیعانہ کا نقصان بہتر ہے۔ کچھ دیر بعد سوسائٹی مذکور کے عہدے داروں نے اپنی ذمہ داری پر بنک سے سود پر رقم لے کر عمارت خریدلی۔ اس پر بہت سے لوگوں نے سخت اعتراض کیا اور آج تک اس عمارت میں سود کی وجہ سے نماز بھی ادا نہیں کی۔ اب زیادہ رقم ادا ہوچکی ہے اور باقی کی بھی چند ہفتوں میں ادا ہونے کی امید ہے۔ پہلی شش ماہی کا پانچ ہزار پونڈ کا سود ایک تاجر نے ادا کیا۔ کیا یہ ساری رقم ادا ہوچکنے کے بعد اس عمارت کو مسجد کا درجہ دیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات بڑی افسوس ناک ہے کہ اس ملک میں اکثر مسلمان سود کے بارے میں ہرگز احتیاط نہیں کرتے اور سود ادا کرنے کے سلسلے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے اور اس سے بھی زیادہ شرمناک بات یہ ہے کہ مساجد کی تعمیر پر لی گئی رقم پر سود ادا کیا جائے۔ یہ ایک ناقابل معافی جرم ہے جس کا کچھ لوگ ارتکاب کررہے ہیں۔ سود کے بارے میں قرآن حکیم میں کتنی سخت وعید آئی ہے اور اتنے شدید الفاظ کسی دوسرے حرام کام کے بارے میں شاید نہیں آئے۔ ارشاد ربانی ہے:

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرجاؤ اور باقی سود کی وصولی ترک کردو اگر تم واقعی مومن ہو اور اگر تم ایسا نہیں کروگے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ کرو۔'' (البقرہ ۸: ۲۷۹'۲۷)

اس شخص کو کہاں اور کیسے پناہ ملے گی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کرے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مساجد کمیٹیوں اور اسلامی تنظیموں کی زمام کار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہرگز نہ دیں جو حرام وحلال کی تمیز نہیں کرتے بلکہ حرام کھانے یا کھلانے پر اتنے دلیر ہوں کہ مساجد کے تقدس کی پرواہ بھی نہ کریں۔ بہرحال سود دینے کا سارا گناہ سوسائٹی

کے عہدے داروں کے سر ہے اور اگر انہوں نے بینک کا سود اس چندے سے ادا کیا جو مسلمانوں سے مسجد کے نام پر اکٹھا کیا گیا تھا تو جرم اور زیادہ سنگین ہے۔

باقی جہاں تک اس مسجد میں نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو اس میں بظاہر کوئی شرعی رکاوٹ نہیں بلکہ یہ بوجھ ان لوگوں پر ہوگا جو اس فعل بد کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لیکن یہ مسجد کسی کی ملکیت تو نہیں بنی۔ اللہ کے نام پر وقف ہے اس لئے اس میں نماز پڑھنا عبادت کرنا اور ہر قسم کے دینی شعار کی ادائیگی جائز و درست ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص146

محدث فتویٰ